گیمبیا اور افریقہ کی ترقی کیلئے نئے منصوبے اور نصرت جہاں نوسکیم کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ / جنوری ۱۹۸۸ء بمقام سابا گیمبیا)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

آج جو کہ جنوری کی ۲۲ تاریخ ہے اور جمعہ کا دن ہے۔اس وقت میں گیمبیا کی سرزمین پر ایک قصبہ سبا میں خطبہ جمعہ دے رہا ہوں۔خطبہ جمعہ میں جہاں بھی ہوں اردو ہی میں دیتا ہوں کیونکہ پاکستان میں سب سے زیادہ دنیا میں بسنے والے احمدیوں کی تعداد اردو کے سوا اور کوئی زبان نہیں سمجھتی یا تھوڑے لوگ ہیں جو دوسری زبانیں سمجھتے ہیں۔اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ جن حالات میں مجھے پاکستان چھوڑنا پڑا اس کی وجہ سے پاکستان کے احمدیوں کے دل میں اس جدائی کا بہت دکھ ہے۔پھر یہی ایک رستہ ہے جس سے ہم ایک دوسرے کے ساتھ گویا آمنے سامنے گفتگو کر رہے ہوتے ہیں جب وہ میرے خطبے اردو میں سنتے ہیں تو ان کے دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے اور حوصلہ بڑھا ہوتا ہے اس لئے ان کی خاطر میں جس ملک میں بھی ہوں خطبہ اردو میں دیتا ہوں اس کا ترجمہ اس ملک کی زبان میں ہو جاتا ہے۔

جب سے میں آپ کے ملک گیمبیا میں آیا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مسلسل اللہ کی رحمتوں اور اللہ کی برکتوں کے نظارے دیکھ رہا ہوں۔ایک سچے مومن کو اپنے رب سے لامتناہی، لامحدود توقعات ہوتی ہیں۔اس لئے اس کی توقعات سے بڑھ کر تو اس سے سلوک نہیں ہوسکتا لیکن

اپنے سابقہ تجربے کی وجہ سے وہ جانتا ہے کہ خدا کی رحمت کا سلوک کس طرح ہوتا ہے۔اس لئے وہ کوئی اندازے ضرور لگا تا ہے کہ مستقبل میں میری یہ کوشش اس حد تک کامیاب ہو جائے گی۔پس خدا تعالیٰ کے فضلوں کے گزشتہ تجربہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے ملک میں آنے سے پہلے میں نے بھی ایک اندازہ لگا دیا کہ خدا تعالیٰ میری کوششوں سے بڑھ کر اس حد تک ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ کامیابی عطا کرے گا مگر مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوئی ہے کہ میرے اندازے سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سفر کو کامیابی عطا فرمائی۔احمدی تو اپنے اللہ کے فضل کے ساتھ احمدیت کے رشتہ کی وجہ سے ایک دوسرے سے بے حد محبت رکھتے، بے حد اخلاص کا تعلق رکھتے اور ایک دوسرے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔اس لئے ان کے متعلق تو اس کے سوا توقع ہو ہی نہیں سکتی کہ وہ میرے اس ملک میں حاضر ہونے پر بے حد محبت اور پیار کا اظہار کریں گے لیکن آپ کے ملک گیمبیا میں آکر معلوم ہوا کہ اس ملک کے باشندے عموماً اتنے شریف النفس لوگ ہیں کہ مذہب کے اختلاف کے باوجود دوسرے ملک سے آنے والے، دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے مذہبی لیڈروں سے بھی نہایت محبت اور پیار اور خلوص کا سلوک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بہت ہی زریں ارشاد ہے آپ کا تو ہر لفظ زریں ہوا کرتا ہے۔آپؐ فرماتے ہیں مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (ترمذی کتاب البر والصلہ حدیث نمبر:۱۸۷۷) جو شخص خدا کے بندوں کا احسان ادا کرنے کی یا شکریہ ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ خدا کا شکریہ بھی ادا نہیں کرسکتا یا دوسرے لفظوں میں خدا ایسے بندوں کے شکریے قبول نہیں کیا کرتا جو خدا کے بندوں کے شکریے ادا نہیں کرتے۔اس لحاظ سے نہ صرف مجھ پر آپ کے ملک کے باشندوں کا شکریہ واجب ہے بلکہ خود آپ پر بھی جو اسی ملک کے باشندے ہیں باقی سب اہلِ ملک کا شکریہ واجب ہے کہ انہوں نے احمدیت کی عزت افزائی کی اور نہایت اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھایا۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ پہلے ہی توفیق عطا فرما رہا ہے کہ اس ملک کی جس حد تک ممکن ہے خدمت کرے۔چنانچہ تعلیم کے میدان میں اور صحت کے میدان میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گیمبیا میں ایسی نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہے کہ یہاں کے جتنے بھی

بڑے لوگ ہیں دنیا کی نظر میں بڑے لوگ حکومت کے باشندے ہوں یا دیگر بڑے رتبے رکھتے ہوں جن سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے سب نے اس بات کا خصوصیت سے ذکر کیا اور اس سے وہ بے حد متاثر نظر آتے تھے۔ پس میں نے یہ فیصلہ کیا ہے جب میں کہتا ہوں تو مراد میں اکیلا نہیں میں جماعت کی نمائندگی میں بولتا ہوں یا یہ کہنا چاہئے کہ دنیا کی عالمگیر جماعت احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ملک کے ساتھ اپنے تعاون کو پہلے سے زیادہ بڑھائے اور خدمت کی نئی راہیں تلاش کرے اور جس حد تک ممکن ہے اس ملک کے نیک دل باشندوں کو دنیاوی لحاظ سے بھی فائدے پہنچائے صرف مذہبی اور روحانی لحاظ سے ہی نہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ باقی افریقہ کے ملکوں کے دورے کے وقت بھی ایسے امور سامنے آئیں گے جبکہ دل کی گہرائی سے ان ملکوں کے باشندوں کی خدمت کے لئے بھی ارادے بلند ہوں گے اور دعا کی توفیق ملے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کے حال بہتر کرے اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم ان کی خدمت میں پہلے سے زیادہ آگے بڑھ جائیں۔

افریقہ کے ساتھ تاریخ میں، تاریخی نکتہ نگاہ سے جب دیکھا جائے تو جو سلوک ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ باہر سے بہت سی قومیں آئیں اور ترقی کے نام پر انہوں نے یہاں پر بہت سے کام کئے لیکن خلاصہ یہ تھا کہ انہوں نے افریقہ میں کمایا اور باہر کی دنیا میں یہاں کی کمائی خرچ کی۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک پیدا فرمائی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس تاریخ کا رُخ بدل دیا جائے اور تمام عالمگیر جماعت احمدیہ دنیا میں کمائے اور افریقہ میں خرچ کرے اور دوسروں نے، غیروں نے جو آپ کو زخم لگائے ہیں احمدیت کو خدا یہ توفیق بخشے کہ ان زخموں کے اِندمال کا سامان پیدا فرمائے۔ غیر آپ کی دولتیں لوٹ چکے وہ تو واپس نہیں کریں گے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے غلاموں یعنی جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے گا کہ ان کی لوٹی ہوئی دولت جماعت احمدیہ آپ کو واپس کر رہی ہوگی۔ اس وقت ان سکیموں کی تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں جن کے متعلق اس خطبہ سے پہلے ہی کام شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت میں ان مشوروں کی روشنی میں جو ہو چکے ہیں مثلاً آج آپ کے ملک کی مجلسِ عاملہ کے اجلاس کے دوران بھی اس بات کے مختلف پہلوؤں پر غور ہوتا رہا کہ کس طرح ہم گیمبیا کی پہلے سے بہت زیادہ خدمت کر سکتے ہیں۔ پس ان مشوروں کی روشنی میں مَیں تمام دنیا کی احمدی جماعتوں کو سردست پہلی ہدایت یہ کرتا

ہوں کہ وہ کمر ہمت کس لیں اور افریقہ کی ہر میدان میں پہلے سے بڑھ کر محض للہ خدمت کرنے کی تیاری شروع کریں۔ مثلاً امریکہ کی احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن جلد از جلد اپنے نمائندے بھجوائے جو سارے افریقہ کے ان ممالک کا دورہ کریں جن میں جماعت احمدیہ کسی رنگ میں خدمت کر رہی ہے۔ اور جائزہ لے کر واپس جا کر اپنی مجلس میں معاملات رکھیں اور پھر ان کی مجلس کی طرف سے احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن امریکہ کی طرف سے مجھے یہ سفارشات ملیں کہ افریقہ میں خدمت کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے یہ یہ تجاویز ہم پیش کرتے ہیں اور ان میں ہماری طرف سے یہ تعاون ہوگا۔ اسی طرح انگلستان، یورپ اور دیگر ممالک کے ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن بھی مجھ سے رابطہ کریں اور بتائیں کہ وہ اس ضمن میں کیا خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ڈاکٹروں کو تو میں نے ایک مثال دی ہے اس کے علاوہ بھی دنیا میں جس پروفیشن سے، جس پیشے سے یا جس علمی مہارت سے تعلق رکھنے والے احمدی موجود ہیں ان سب کو اپنے اپنے حالات کا جائزہ لے کر یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ افریقہ کی مظلوم انسانیت کی خدمت کے لئے اپنا کتنا وقت پیش کر سکتے ہیں اور کیا ان کی صلاحتیں ہیں جنہیں وہ افریقہ کے لئے احسن رنگ میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مختلف پیشہ ور ہی نہیں تاجر وہ بھی ایک پیشہ ہی ہے یعنی میرا مطلب ہے فنی مہارت رکھنے والے ہی نہیں بلکہ مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ مثلاً تاجر ہیں، صنعتوں والے ہیں۔ جن کو کسی خاص صنعت کاری کا تجربہ ہے۔ مثال کے طور پر یہاں اگر مرغی خانوں کے لئے امکانات موجود ہیں۔ مرغی خانے جاری کرنے کے لئے نئے جدید طریق پر تو اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی اور بھی بہت سی باتیں ہیں جنہیں زیر غور لانا ہوگا اور جن میں جماعت احمدیہ کے صاحب تجربہ لوگوں کو اپنی خدمات پیش کرنا ہوں گی۔ پس یہ تحریک روپے پیسے والی دولت سے تعلق رکھنے والی تحریک نہیں ہے بلکہ قابلیت کی دولت سے تعلق رکھنے والی تحریک ہے۔ پس ہر شخص مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ:۴) کی ہدایت کے تابع اپنی ان اعلیٰ قابلیتوں کو افریقہ کی خدمت میں خدا کی خاطر پیش کرنے کے لئے تیاری کرے اور اپنے کوائف سے مجھے مطلع کرے۔ ایسے ماہرین احمدی انجینئرز موجود ہیں جنہوں نے عمر بھر بجلی کے شعبوں میں کام کیا اور بجلی پیدا کرنے کے طریقوں سے بہت اچھی طرح واقف اور دنیا کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ ایسے احمدی انجینئر اور اوورسیئرز موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سڑکوں کی تعمیر میں

صرف کیا ہے اور وہ ان مسائل سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔اسی طرح ایسے احمدی موجود ہیں دنیا میں جن کی عمر کا بیشتر حصہ جانوروں کے چمڑے کو محفوظ کرنے میں خرچ ہوا۔ایسے کارخانوں سے وہ تعلق رکھتے ہیں یا خود ان کی اپنی تجارتیں اس نوع کی ہیں کہ وہ جانوروں کے چمڑے اکٹھے کر کے خشک کر کے محفوظ کرتے ہیں یا اس سے آگے بڑھ کر ان کو جدید طریق کے اوپر اس قابل بناتے ہیں کہ اس سے آگے چمڑے کا جدید سامان بہترین بنایا جا سکے۔اسی طرح ایسے احمدی موجود ہیں جن کا جوتے بنانے کی صنعت سے تعلق ہے خواہ وہ چمڑے کے جوتے ہوں خواہ وہ پلاسٹک کے جوتے ہوں اب یہ سب لوگ میرے مخاطب ہیں اس لحاظ سے نہیں کہ یہاں آکر سرمایہ کاری کریں اور اس گزری ہوئی قوموں کے نقشِ قدم پر چل جائیں جنہوں نے سرمایہ کاری کی اور ملک کو لوٹ کر باہر چلے گئے بلکہ اس لحاظ سے یہ مخاطب ہیں کہ اپنے فن کو اپنے علم کو افریقہ کی خدمت کے لئے پیش کریں اپنے اپنے نام پیش کریں اور جماعت کے نظام کے تابع یہاں کے دورے کریں اور یہاں کے لوگوں کو اس قابل بنانے کے لئے منصوبے بنا کر پیش کریں کہ وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ان کے علم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ملک کی دولت کو فروغ بھی دیں اور اس سے خود فائدہ اٹھائیں۔

اسی طرح ایسے احمدی دوست ہیں جو مچھلی کوٹن میں Preserve کرنے کے کارخانوں سے تعلق رکھتے ہیں یا ان کا اپنا کاروبار یہی ہے،اسی طرح جوس بنانے کی فیکٹریوں سے تعلق رکھنے والے ملازمین ہیں یا مالکان ہیں یہ سارے میرے مخاطب ہیں اور میں نام بنام اس لئے ان پیشوں کا ذکر کر رہا ہوں تا کہ غفلت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جن کے نام لئے گئے وہ تو مخاطب تھے اور ہم باہر رہ گئے ہیں۔اسی طرح زراعت سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ ہیں خواہ انہوں نے کالجوں سے علم حاصل کیا ہو یا نہ کیا ہو اپنے لمبے تجربہ کی بناء پر وہ بہت کامیاب زراعت کرنے والے لوگ ہیں اور بعض فصلوں کی مہارت رکھتے ہیں۔بعض لوگ مونگ پھلی کے فن کو خوب جانتے ہیں کہ کس طرح کاشت کی جاتی ہے بعض لوگ آلو کے ماہر ہیں،اسی طرح دیگر سبزیات کے ماہرین بھی موجود ہیں،اسی طرح باغات لگانے کے ماہر موجود ہیں،ایسے ماہر موجود ہیں جو بطور مالی لمبا عرصہ کام کرتے رہے لیکن ان کے ہاتھ میں خدا نے یہ فن بخشا کہ وہ آم یا مالٹے کو یا اسی قسم کے اور پودوں کو پیوند کر کے ان درختوں کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کر دیں اور وہ پھل جو ضائع ہو رہے ہیں ان کو نہایت قیمتی Export

کرنے کے قابل پھلوں میں بدل دیں۔ پھر ایسے احمدی ہیں جن کے ذہن اتنے زرخیز ہیں کہ ایک ملک کی یعنی زراعت سے تعلق رکھنے میں ایک ملک کی آب وہوا کا جائزہ لے کر وہ سوچتے ہیں کہ وہ کونسے درخت ہیں یا کونسی فصلیں ہیں جو آج کل یہاں نہیں لیکن جغرافیہ کے اعتبار سے اور علم زراعت کے اعتبار سے یہاں بہت اچھی چل سکتی ہیں اور اگر یہاں داخل کر دی جائیں تو اس ملک کے لئے بہت بڑی آمد پیدا کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں تو ایسے ذرخیز دماغ والے زراعت کے امور سے واقف لوگ بھی اپنے نام پیش کر سکتے ہیں۔ پس اس قسم کے بہت سے امور ہیں جو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ جو اپنے رنگ میں سوچنا شروع کر دیں گے اور جس کو خدا نے جس حد تک وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ اسی حد تک وقف کر دے گا خواہ عارضی دورے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے یا نسبتاً لمبی خدمتوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے۔ اسی طرح جو پہلی تحریکیں چل رہی ہیں اس میں بھی ہمیں شدید ضرورت ہے کہ کثرت سے نئے نام آئیں۔ اساتذہ ہر معیار اور ہر سطح کے اساتذہ کی ضرورت ہے ڈاکٹرز کی ہر معیار اور ہر سطح کے ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ خدمت کے مطالبے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اس لئے ان سارے امور میں نصرت جہانِ نو کا میں اعلان کرتا ہوں ایک نئے جذبے اور ایک نئے ولولے کے ساتھ سابقہ نصرت جہاں کے کام کو مزید آگے بڑھانے کے لئے ایک نیا شعبہ نصرت جہانِ نو ان سارے امور میں غور کرے گا اور ان سارے امور کو مترتب کرے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کو نئے میدانوں میں افریقہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے گا۔

یہ عجیب اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے اور گیمبیا کی یہ خاص سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ نصرت جہانِ اول کی تحریک بھی اسی ملک یعنی آپ کے ملک سے شروع ہوئی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو خدا نے یہ توفیق بخشی تھی کہ وہ گیمبیا کی سرزمین سے نصرت جہان کی اسکیم کا اعلان کریں۔ پس اس کے دوسرے حصے کے اعلان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی سرزمین کو یہ اعزاز بخشا ہے اللہ یہ اعزاز آپ کو مبارک کرے اور اس تحریک کو بھی پہلی تحریک کی طرح ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمت کے سایہ تلے بڑھاتا رہے۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

(بقیہ) خطبہ ثانیہ سے پہلے میں دو جنازوں کا اعلان کرتا ہوں جن کی نماز جنازہ غائب ابھی

نماز جمعہ اور نماز عصر کے جمع کرنے کے بعد پڑھائی جائے گی۔ پہلی نماز جنازہ غائب ایسے مرحوم کی پڑھائی جائے گی جنہوں نے نہایت متشدد مخالف خاندانوں سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ خود یہ جماعت اسلامی کے بڑے پرزور خدمت گار تھے اور احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے احمدیت کی مخالفت کے دوران احمدیہ لٹریچر پڑھا اور احمدیوں سے مقابلے کیلئے تیاریاں کیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت عطا فرمادی اور ان کا دل مطمئن ہو گیا کہ یہ سچائی ہے چونکہ دل سچا تھا اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو بھی قیمت دنیا کی دینی پڑے میں سچائی کے ساتھ ہوں گا۔ ان کا نام ارشاد احمد شکیب تھا اور انہوں نے احمدیت جیکب آباد میں قبول کی۔ ان کا سارا خاندان انکا مخالف ہوا، ان کے دوست سارے مخالف ہو گئے، ان کے اوپر ہر طرح سے مالی اور دوسرے دباؤ ڈالے گئے لیکن احمدیت میں کمزور پڑنے کی بجائے خدمت میں اتنا آگے بڑھے کہ اللہ کے فضل سے جماعت کی ذیلی تنظیموں میں بھی اور جماعت کی مرکزی تنظیم میں بھی یہ کئی عہدوں پر فائز رہے۔ چنانچہ ایک لمبے عرصے سے یہ جیکب آباد جماعت احمدیہ کے صدر تھے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک حادثے میں شہید ہوئے۔ ان کے بیوی بچوں میں سے سوائے ایک بیٹے کے احمدیت قبول نہیں کی اور جس بیٹے نے احمدیت قبول کی اس کو انہوں نے فوراً وقف کر دیا۔ چنانچہ اس وقت وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ میں ایک واقف زندگی کی حیثیت سے دینی تعلیم پا رہا ہے۔ یہ تفصیل میں نے اس لئے بیان کی ہے کہ اس بچے یعنی عامر ارشاد قریشی طالب علم جامعہ احمدیہ کے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان کی نسلیں پھیلانے والا بنائے اور بہت برکت دے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی یہ اپنے باپ کے سچے جانشین بنیں اور دینی لحاظ سے بھی کثرت سے ان کے روحانی وارث پیدا کرنے والے بنیں۔

دوسرا جنازہ کراچی کے ایک مخلص نوجوان نعیم اللہ خان صاحب کے والد کا ہے ان کی وفات گزشتہ سال ماہ اگست میں ہوئی تھی لیکن کسی وجہ سے ان کا خط میری نظر سے نہیں گزرا اور میں ان کی نماز جنازہ غائب نہیں پڑھا سکا پھر دیر ہو گئی لیکن بار بار ان کی طرف سے اصرار کے خط اور بعض دوسرے احمدیوں کی طرف سے ملے کہ ہمارے والد مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھا دیں۔ اس لئے ان کی نماز جنازہ غائب بھی آج اس پہلے جنازہ کے ساتھ ہوگی۔